زاہد منیر عامر *

ماریشس میں اردو

ماریشس بحر ہند میں واقع ایک چھوٹا جزیرہ ہے۔۲۰۷۰ مربع کلومیٹر کے اس جزیرے میں ایک درجن سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں ۔ماریشس میں اردو کی موجودگی اٹھارویں صدی کے آخری دہے سے بتائی جاتی ہے اوراس کا ثبوت یہاں کی الاقصیٰ مسجد میں پائی جانے والی ایک قبر کا اردو کتبہ ہے، یہ مسجدانیسویں صدی کے آغاز یعنی ۱۸۰۵ء میں تعمیر ہوئی تھی ۔[۱]

اہل وطن کے لیے یہ بات خوش کن ہوگی کہ یہاں اردو زبان وادب کا اچھا خاصا ماحول ہے لیکن بدقسمتی سے ہماری حکومتیں اس ماحول سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھاسکی ہیں جب کہ ہمارے پڑوسی ملک کی جانب سے یہاں اردو کے فروغ وترقی کے لیے غیرمعمولی طور پر اہتمام کیاجاتا ہے ۔سبب جو بھی ہوایک درجن سے زیادہ زبانوں کے ہجوم میں اردو کا اپنا مقام بنا لینا قابلِ داد بات ہے اگرچہ بعض حلقے یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ماریشس میں عام طور سے بولی جانے والی ''کریول'' کے قومی زبان کا درجہ پالینے سے اردو کے مستقبل کوخطرات لاحق ہوگئے ہیں ۔ جب یہاں فرانسیسی آئے تو اپنی زبان بھی ساتھ لائے تھے ۔فرانسیسی تو چلے گئے لیکن ان کی زبان نے بھوجپوری کے ساتھ مل کرایک نئی شکل اختیار کرلی ۔اردوانگریزی تامل اور تیلگو نے بھی اس نئی زبان کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالا جسے اب ''کریول'' کہاجاتا ہے اور یہی اب یہاں کی مقامی زبان ہے لیکن راقم الحروف کا خیال ہے کہ اردو کی داخلی قوت

اسے زندہ رکھے گی ۔اس کا اظہار ایک تو یہاں اردو سے محبت کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد سے ہوتا ہے دوسرے ان اداروں اور اخبارات و جرائد سے جو خود کو اردو کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں ۔

یہاں اردو زبان کی مطبوعات اس سطح پر پہنچ گئی ہیں کہ کچھ عرصہ قبل ماریشس کا پہلا اردو ناول بھی شائع ہوگیا ہے جس کا نام اپــنــی زمــیــن ہے ۔مصنف عنایت حسین عیدن ہیں ۔[۲] عنایت حسین صاحب کی کچھ اور کتابیں بھی دیکھنے کا موقع ملا۔

ماریشس میں افسانوی ادب کے حوالے سے عنایت حسین عیدن صاحب اس سے پہلے بھی اپنی تخلیقات پیش کر چکے ہیں۔ بھوجپوری کے اردو سے اختلاط کے ساتھ ہی ماریشس میں اردو ناٹک کا بھی آغاز ہوگیا تھا ۔گذشتہ صدی کی دوسری اور تیسری دہائیوں میں ہندوستانی تھیٹریکل کمپنیوں نے ماریشس میں ڈرامے اسٹیج کیے جس کے بعد ماریشس میں اپنی تھیٹریکل کمپنیاں وجود میں آئیں جن کا سحر اس وقت تک جاری رہا جب فلم نے تھیئٹر کی بساط لپیٹ دی تاہم یہ روایت جاتے جاتے بھی اپنے آثار یادگار چھوڑ گئی ۔۱۹۷۲ء میں ماریشس میں یوتھ ڈراما فیسٹول منایا گیا جس کے بعد اردو ڈرامے کی جانب ازسرِ نو توجہ ہوئی اور خوابیدہ اسٹیج نے بھی ایک بار پھر انگڑائی لی ۔ ڈرامے اور اسٹیج کی دنیا میں پاکستانی ڈرامے نے اپنا جادو جگایا لیکن جلد ہی مقامی معاشرت کے تقاضوں نے مقامی ڈراموں کی ضرورت کا احساس اجاگر کیا۔ اس ضرورت نے عنایت حسین عیدن کے قلم کے لیے مہمیز کا کام کیا اور انھوں نے متعدد ڈرامے تحریر کیے۔" زندہ گزٹ" ان کا ایک مشہور ڈراما ہے،"زندہ گزٹ" کے ساتھ ان کے "شستہ اور صحت مند تفریح" فراہم کرنے والے [۳] دیگر ڈراموں کو ملا کر ان کے ڈراموں کا ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے جس کے کردار بقول مصنف وہ زبان بولتے ہیں "جو ماریشس میں بولی جاتی ہے" مصنف نے اردو سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> میں اہل زبان نہیں ہوں لیکن اردو میرے وجود کا ایک اہم حصہ ہے ماریشس میں ہمارا سابقہ کئی زبانوں سے بیک وقت ہوتا ہے انگریزی سرکاری زبان ہے تمام اخبارات فرانسیسی زبان میں شائع ہوتے ہیں۔عوام میں رابطے کی زبان کریولی اور بھوجپوری ہے ۔اردو زبان مسلمانوں کی آبائی زبان مانی جاتی ہے اور اس کی درس و تدریس کا انتظام اسکولوں میں ہے۔لوگ بڑی حد تک اردو سمجھ لیتے ہیں اورضرورت

> پڑنے پر اسے بول بھی لیتے ہیں۔ایسی صورت حال میں مقامی لفظوں کا بھی استعمال اردو زبان میں ہوجاتا ہے۔[۴]

ماریشس کی اردو دنیا میں عیدن صاحب کی کچھ اور خدمات بھی ہیں جن میں میر تقی میر کی غزلوں کا ایک انتخاب اور انگریزی ترجمہ و تعارف[۵] اور *Urdu Studies in Mauritius*[۶] شامل ہیں۔اپنی زمین کا موضوع ان مزدوروں کی زندگی ہے جنھیں انگریز گنے کے کھیتوں میں کام کرنے کے لیے ہندوستان سے جہازوں میں بھر کر لے گئے تھے۔ناول کا مرکزی کردار الیاس اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک نئی زندگی اور نئے معاشرے کی بنیاد ڈالتا ہے۔اس کا عزم، ہمت اور زندگی کو تسخیر کرنے کی تمنا اسے بالآخر ایک نئی دنیا تشکیل دینے میں کامیاب کردیتے ہیں۔وہ بھی دوسرے بہت سے مزدوروں کی طرح کا ایک مزدور ہے لیکن وہ زندگی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے اور کامیاب رہتا ہے۔مصنف نے ناول کی تصنیف کے لیے مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ میں محفوظ ریکارڈز سے تلاش کردہ تاریخی سچائیوں کے گرد افسانوی تانے بانے بن کر یہ بیانیہ تیار کیا ہے۔اور بقول مصنف:

> چونکہ اس ناول کو تارکین وطن کی نسل کے ایک نمائندے نے لکھا ہے اس لیے اس میں آپ بیتی کا انداز بھی شامل ہوگیا ہے۔[۷]

تاہم یہ ناول ماریشس کی اس نسل کی داستان نہیں ہے جس نے اوّل اوّل ماریشس کی بے آباد سرزمین کو زندگی عطا کی تھی۔یہ ماریشس میں آکر پہلے سے جاری زندگی کو آگے بڑھانے والی نسل کی کہانی ہے۔زبان و بیان کا معیار بہت اچھا نہیں لیکن بہت برا بھی نہیں البتہ بار بار فرانسیسی عبارات، کہانی کے تسلسل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔اگر مصنف ان کی جگہ بھی اردو ہی لکھتے تو عبارت زیادہ رواں ہوجاتی۔اس ناول کا اجرا غالب اکادمی دہلی میں کیا گیا اور اس تصنیف پر اردو اسپیکنگ یونین ماریشس کی جانب سے مصنف کو ۲۰۱۱ء کا امتیاز اردو ایوارڈ دیا گیا ہے۔[۸]

ماریشس میں اردو کے حوالے سے احمد عبداللہ احمد صاحب (پ ۱۹۲۸ء) کا کام بھی اہم ہے، ایک اردو تصنیف چند تقریریں چند تحریریں بھی ان سے یادگار ہے۔یہ مختصر کتاب ۱۹۹۶ء میں ماریشس سے شائع کی گئی اگرچہ اس کی طباعت لاہور ہی میں ہوئی ہے۔[۹] دیباچہ رضا علی عابدی صاحب

کا لکھا ہوا ہے اور کتاب میں صاحب کتاب کی مختلف کانفرنسوں مثلاً عالمی اردو کانفرنس، غالب کانفرنس، شام غزل اور میلادالنبیؐ وغیرہ موضوعات پر کی گئی تقریریں اور ہندوستان سے ماریشس آنے کا ایک روزنامچہ، اقبال پر ایک مضمون، ایک غزل اور دو نظمیں شامل ہیں۔سادہ سی کتاب ہے سادہ سی تحریریں۔ آخر میں مصنف کی تصویریں البتہ رنگین ہیں۔عبدالوہاب فونڈن صاحب (۱۹۱۱ء–۱۹۹۰ء) بھی ماریشس کے ایک اردو مصنف ہیں انھوں نے فرانسیسی مصنف Jacques-Henri Bernardin de Saint-Pierre (۱۷۳۷ء–۱۸۱۴ء) کے افسانے "Paul et Virginie" ("پال اور ورجنی") کو اردو میں منتقل کیا یہ افسانہ پہلی بار ۱۷۸۸ء میں فرانس سے شائع ہوا تھا جس کے متعدد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں، انگریزی اور ہندی بھی ان زبانوں میں شامل ہیں۔فونڈن صاحب کا اردو ترجمہ ان کی کتاب اور کارواں بڑھتا گیا میں شامل ہے۔[۱۰] جزیرہ ماریشس میں ایک نئی تحریک کی کہانی بھی ان کی ایک تصنیف ہے لیکن یہ ہمیں دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

مطبوعات کے ساتھ، سراغ لگانے پر، ماریشس میں اردو مخطوطات بھی تلاش کیے جا سکتے ہیں ہمیں ماریشس کے سفر کے دوران ایک اردو خطی نسخے کا سراغ بھی ملا۔ یہ نسخہ ماریشس کے ایک اردو شاعر محمد اسماعیل فدوی کا ہے۔اردو شاعری کی تاریخ میں بہت سے فدوی پائے جاتے ہیں مثلاً شاہ محسن فدوی لاہوری تلمیذ شاکر ناجی[۱۱]، مرزا محمد علی فدوی عرف مرزا بچو[۱۲] وغیرہ۔حکیم قدرت اللہ قاسم نے اپنے تذکرہ شعرائے اردو میں پانچ فدویوں کا ترجمہ درج کیا ہے جن میں مذکورہ دو فدویوں پر تین مستزاد ہیں؛ مرزا عظیم بیگ فدوی[۱۳]، میر فضل علی فدوی جہان آبادی[۱۴]، مرزا فدوی نومسلم تلمیذ شاہ صابر علی۔[۱۵] ماریشس جا کر اردو کے ایک اور فدوی کا پتا چلا — یہ محمد اسماعیل خلیفہ فدوی ہیں جن کے کلام کا ۱۳۲۳ھ/۶–۱۹۰۵ء کا مکتوبہ خطی نسخہ ماریشس میں ان کے پڑپوتے اسماعیل کرامت علی کے پاس محفوظ ہے۔یہ ۱۷×۱۱ سینٹی میٹر سائز کے ۱۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ناقص الاول قلمی نسخہ ہے۔(شروع کے چھ صفحات غائب ہیں) شاعر کے نام کی حامل تین سینٹی میٹر اور چار سینٹی میٹر قطر کی مدوّر مہریں ثبت ہیں،شاعر اچھا خاصا ہے۔ ماریشس کو موریس لکھتا ہے اس زمانے کے ہندوستانی مہاجروں میں اس جزیرے کا یہی نام رائج تھا۔گو رسماً پڑھا لکھا نہیں لیکن کھڑی بولی، بھوجپوری اور ہندی سے واقف

ہے۔عربی، فارسی روایت سے بھی آگاہ ہے اور آیات و اقوال کو اقتباس کرتا ہے۔ املائی خصوصیات وہی ہیں جو اس دور کے قلمی نسخوں میں پائی جاتی ہیں یعنی نون غنہ کی جگہ اعلان نون، ہائے مخلوط کی جگہ ہائے ملفوظ وغیرہ۔نمونے کے طور پر کچھ اشعار ملاحظہ ہوں ہم نے ان کا املا تبدیل کر کے زمانۂ حاضر کے مطابق کر دیا ہے:

وضو کہاں کا، نماز کیسی، قعود کس کا، قیام کیا ہے
ہے دل میں جس کے صنم کی صورت، پھر اس کا سجدہ سلام کیا ہے

....

قلمی نسخے میں حضرت علیؓ ،شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی مدح میں بھی کلام موجود ہے اور نعتیں بھی ہیں، ایک نعتیہ شعر ملاحظہ ہو:

ملن کی آسا لگی ہے چیتم جیا نہیں مورلیس میں لگت ہے
اٹھاؤں بستر چلوں مدینہ ارادہ مدت سے ہو رہا ہے

ایک اور نعت کا شعر ہے:

توری منتی کرت ہوں میں شام یہ ذرا سپنا میں درس دکھاؤ مجھے
مورا مورلیس میں جیو نہ لاگت ہے اس ملک عرب میں بساؤ مجھے

ایک مسلسل غزل کے اشعار:

کہاں لے جاؤں دل دونو جہاں میں سخت مشکل ہے
یہاں پریوں کا مجمع ہے وہاں حوروں کی محفل ہے
مرا دل لے کے شیشے کی طرح پتھر پہ دے مارا
میں کہتا رہ گیا ظالم مرا دل ہے مرا دل ہے
جو دیکھا عکس آئینے میں اپنا، بولے جھنجھلا کر
ارے تو کون ہے ہٹ سامنے سے کیوں مقابل ہے
مری تربت پہ اک ٹھوکر لگائی اور فرمایا
قیامت آگئی اٹھ سونے والے کیسا غافل ہے
ہزاروں دل مسل کے پاؤں سے جھنجھلا کے فرمایا

لو پہچانو تمھارا ان دلوں میں کون سا دل ہے
سوال بوسہ پر کیوں جھڑکیاں دیتے ہو فدوی کو
فـــلا تـــنهـــر کلام اللہ میں آیا بہر سائل ہے

خطی نسخے سے متعلق معلومات ہمیں عنایت حسین عیدن صاحب کے مضمون "A valuable Urdu Manuscript"[۱۶] سے ملی ہیں۔ اگر یہ قلمی نسخہ مرتب کر کے شائع کر دیا جائے تو کلاسیکی اردو شعرا کی فہرست میں ایک قابل توجہ شاعر کا اضافہ ہو جائے گا۔

ماریشس میں اردو شاعری کا یہ سفر جس کا سرا فدوی سے جا ملتا ہے ہنوز جاری ہے اور یہاں اردو شعرا کی ایک قابل لحاظ تعداد موجود ہے۔ ان میں سے ایک اہم شاعر قاسم ہیرا ہیں جن کے مجموعۂ کلام نـارسـائی میں زندگی بھی ہے اور ظالم استعمار کے ہاتھوں اپنے آبا کی ذلت کا غم بھی۔ اگر چہ ہیرا صاحب نے یہ کہا ہے کہ:

> اس (مجموعے) کی اہمیت محض اس بات میں مضمر ہے کہ یہ اردو کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو ماریشس میں با قاعدہ شائع ہو رہا ہے اور اس سے اس بات کی نشان دہی ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایسی زبان میں طبع آزمائی کرے جو اس کی مادری زبان نہ ہو تو نتیجہ کس قدر عبرت انگیز ہو سکتا ہے۔[۱۷]

تاہم ان کے اشعار اس انکسار کی مکمل تائید نہیں کرتے، دیکھیے:

مری تہذیب میرے باپ دادا کی امانت ہے
بھلا میں بھول سکتا ہوں کبھی اس داغ ذلت کو
مرے اجداد نے ڈھویا ہے جس کو اپنی پیٹھوں پر
بھلا دوں کس طرح میں ان لٹیروں کے مظالم کو[۱۸]

ماریشس کے اردو شعرا ہوں یا نثر نگاران کی تخلیقات زیادہ تر ہندوستان سے شائع ہوئی ہیں، پاکستان سے شائع ہونے والی صرف ایک کتاب دیکھی۔ یہ محمد طاہر دومن مرحوم کا مجموعۂ کلام تـــلاش پیہـــم ہے جسے اگر چہ شاعر نے خود شائع کیا ہے تاہم اس کی طباعت لاہور میں ہوئی[۱۹]۔ آرٹ پیپر آرائشی بیل بوٹوں کے ساتھ عمدہ معیار کی رنگین طباعت کا حامل یہ مجموعہ سید نفیس شاہ صاحب کی خطاطی

کے نمونوں سے مزین ہے۔ کتاب کا نام بھی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے اعجاز رقم قلم کا نتیجہ ہے۔ شاعری، شاعر موصوف کے خیالات کی طرح بہت سادہ ہے دینی اور ملی رنگ نمایاں ہے۔ دیباچوں میں ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کی تقریظ بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طاہر دومن صاحب رابطہ ادب اسلامی کی عالمی کانفرنس کے موقعے پر اکتوبر ۱۹۹۷ء میں پاکستان تشریف بھی لا چکے ہیں۔[۴۰]

ماریشس میں شائع ہونے والے دوسرے اردو مجموعہ ہائے کلام میں؛ لب ساحل صابر گوڈر، سعی لاحاصل سعید میاں جان، غزلیات نادان عبدالقاسم علی محمد[۴۱] زخم کہن سعید میاں جان[۴۲] شامل ہیں۔ ماریشس میں اردو کی خوشبو کتب تک محدود نہیں بلکہ یہاں سے اردو میں رسائل بھی شائع ہوتے ہیں۔ ایسے اخبارات میں اردو اسپیکنگ یونین کا اخبار صدامے اردو بھی شامل ہے۔ یہ بارہ صفحات کا ایک ذولسانی موقت خبرنامہ ہے۔ سرورق آرٹ پیپر پر چھپتا ہے اور زیادہ خبریں ماریشس میں اردو کے فروغ کے لیے کام کرنے والے اداروں اور اصحاب کی ہوتی ہیں۔ دیگر اردو رسائل و جرائد جن کا علم ہو سکا، یہ ہیں: جستجو (نیشنل اردو انسٹی ٹیوٹ)، صدامے جنوب (مسلم لٹریری سرکل کنجاب) اور الہلال (مسلم لٹریری سرکل کنجاب)۔

ماریشس کا اسٹیٹ ٹیلی ویژن ایم بی سی (ماریشس براڈ کاسٹنگ) ہے جس سے اردو پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ خبریں، ڈرامے، قوالیاں، گانے، اس چینل پر آپ سب کچھ اردو میں سن سکتے ہیں۔ یہی حال ماریشس کے سرکاری ریڈیو کا بھی ہے، اس سے بھی آپ ہر وقت اردو نشریات سن سکتے ہیں بلکہ اس کی اردو نشریات انٹر نیٹ پر بھی سنی جاسکتی ہیں۔ اردو اسپیکنگ یونین کی لائبریری میں موجود کتب ہندوستان کے مختلف اشاعتی اداروں کی شائع کردہ اور حکومت ہندوستان کی فراہم کردہ ہیں۔ ہمارے ہاں کے مصنف اور ناشر وہاں دکھائی نہ دیے۔ اردو اسپیکنگ یونین، حکومت ماریشس کی سرپرستی میں کام کرنے والا ایک ادارہ ہے جسے سالانہ سرکاری گرانٹ ملتی ہے۔ اسی طرح ہندی تلگو اور تامل وغیرہ کی ترقی و فروغ کے لیے بھی یونینز قائم ہیں انھیں بھی سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ اردو کے لیے اس یونین کے علاوہ بھی کچھ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں: نیشنل اردو انسٹی ٹیوٹ، انجمن ترقی اردو، مسلم لٹریری سرکل کنجاب، عربیک اینڈ اردو اکیڈمی، انجمن فروغ اردو اور پاکستان کلب شامل ہیں۔

حوالے

* پروفیسر اُردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔

۱۔ الاقصیٰ مسجد کے بارے میں تفصیلات کے لیے ممتاز امریٹ کی درج ذیل کتاب دیکھی جا سکتی ہے:
ممتاز امریٹ، *History of the Muslims in Mauritius* (ماریشس: ELP Ltee Vacoas پبلشرز، ۱۹۹۴ء)، ص۵۴–۱۸۵۔
۲۔ عنایت حسین عیدن، اپنی زمین (دہلی: اسٹار پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء)، کل صفحات ۲۰۰۔
۳۔ احمد قاسم ہیرا، "پیش لفظ" زندہ گزٹ اور دیگر یک بابی اردو ڈرامے از عنایت حسین عیدن (ماریشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۰ء)، ص IV۔
۴۔ عنایت حسین عیدن، "دو باتیں" در زندہ گزٹ اور دیگر یک بابی اردو ڈرامے، محولہ بالا، ص V۔
۵۔ عنایت حسین عیدن، *Mir Taqi Mir's Ghazals (An Introduction)* (نیو دہلی: اسٹار پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۸ء)، ص۶۷۔
۶۔ عنایت حسین عیدن، *Urdu Studies in Mauritius* (نیو دہلی: اسٹار پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۶ء)، ص۱۳۰۔
۷۔ عنایت حسین عیدن، اپنی زمین، ص۳۔
۸۔ "اداریہ" صدائے اردو اردو اسپیکنگ یونین کی اشاعت (جنوری ۲۰۱۱ء)، ص۱۔
۹۔ احمد عبداللہ احمد، چند تقریریں چند تحریریں (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء)، کل صفحات ۶۴۔
۱۰۔ عبدالوہاب فوندن، اور کاروان بڑھتا گیا (مطبع وسنہ ندارد)۔
۱۱۔ قاسم نے انھیں فدوی لاہوری نومسلم سے ممیز کرنے کے لیے فدوی قدیمی لاہوری لکھا ہے۔ دیکھیے: حکیم قدرت اللہ قاسم، مجموعہ نغز، مرتبہ حافظ محمود شیرانی، جلد۲ (دہلی: پنجابی اکادمی، ۱۹۷۳ء)، ص۳۷؛ ان کا تذکرہ اکثر تذکروں میں ہے۔ تفصیل کے لیے: احمد علی خاں یکتا، دستور الفصاحت (رام پور: ہندوستان پریس، ۱۹۴۳ء)، ص۷۶۔
۱۲۔ محمد مصطفیٰ خاں شیفتہ، تذکرہ گلشن بے خار مرتب کلب علی خاں فائق رام پوری (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء)، ص۳۸۰۔
۱۳۔ قاسم نے لکھا ہے "متخلص بہ مخلص می شمام" مجموعہ نغز، محولہ بالا، ص۳۷۔
۱۴۔ ایضاً، ص۳۹۔
۱۵۔ یہی فدوی لاہوری نومسلم ہیں جنھیں قاسم نے نہایت خراب الفاظ میں یاد کیا ہے۔ ایضاً، ص۳۹، ۴۰۔
۱۶۔ *Urdu Studies in Mauritius*، محولہ بالا، ص۱۱۷۔
۱۷۔ احمد قاسم ہیرا، "معذرت نامہ" ذارستی (موکا ماریشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۱ء)، ص ا، ب۔
۱۸۔ ایضاً، ص۔
۱۹۔ محمد طاہر روشن، تلاش پیہم مرتب مولانا غلام مصطفیٰ حسن (لاہور: عکاظ پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۳ء)، کل صفحات ۱۵۲۔
۲۰۔ ریاض مجید، "تقریظ"، تلاش پیہم، ص۲۶۔

۲۱۔ عبدالقاسم علی محمد، غزلیات نادان (دہلی: کتابی دنیا، ۲۰۰۸ء)، کل صفحات ۱۰۲۔

۲۲۔ سعید میاں جان، ترجم کہن (روز ہل ماریشس: انجمن فروغ اردو، سن ندارد) صفحات ۸۴۔

مآخذ

احمد، احمد عبداللہ۔ چند تقریریں چند تحریریں۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء۔

''اداریہ'' ۔صدائے اردو اردو اسپیکنگ یونین کی اشاعت (جنوری ۲۰۱۱ء)۔

امریٹ، ممتاز۔ *History of the Muslims in Mauritius*۔ ماریشس: ELP Ltee Vacoas پبلشرز، ۱۹۹۴ء۔

جان، سعید میاں۔ ترجم کہن۔ روز ہل ماریشس: انجمن فروغ اردو، سن ندارد۔

دوسن، محمد طاہر۔ تلاش پیہم۔ مرتب مولانا غلام مصطفیٰ حسن۔ لاہور: عکا ظ پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۳ء۔

شیفتہ، محمد مصطفیٰ خاں۔ تذکرہ گلشن بے خار۔ مرتب کلب علی خاں فائق رام پوری۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء۔

عیدن، عنایت حسین۔ اپنی زمین۔ دہلی: اسٹار پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء۔

________۔ زندہ گزٹ اور دیگر یک بابی اردو ڈرامے۔ ماریشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۰ء۔

________۔ *Mir Taqi Mir's Ghazals (An Introduction)*۔ نیو دہلی: اسٹار پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۸ء۔

________۔ *Urdu Studies in Mauritius*۔ نیو دہلی: اسٹار پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اکتوبر ۲۰۰۶ء۔

فوڈن، عبدالوہاب۔ اور کاروان بڑھتا گیا۔ مطبع و سن ندارد۔

قاسم، حکیم قدرت اللہ۔ مجموعہ نغز۔ مرتبہ حافظ محمود شیرانی۔ جلد ۱۔ دہلی: نیشنل اکادمی، ۱۹۷۳ء۔

مجید، ریاض۔ ''تقریظ'' ۔تلاش پیہم۔ مرتب مولانا غلام مصطفیٰ حسن۔ لاہور: عکا ظ پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۳ء۔

محمد، عبدالقاسم علی۔ غزلیات نادان۔ دہلی: کتابی دنیا، ۲۰۰۸ء۔

ہیرا، احمد قاسم۔ ''پیش لفظ'' ۔زندہ گزٹ اور دیگر یک بابی اردو ڈرامے۔ از عنایت حسین عیدن۔ ماریشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۰ء)۔

________۔ ''معذرت نامہ'' ۔ نارسائی۔ موکا ماریشس: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۱ء۔

یکتا، احد علی خاں۔ دستور الفصاحت۔ رام پور: ہندوستان پریس، ۱۹۴۳ء۔